احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 19 ستمبر 2014ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 19 ستمبر 2014ء 23 ذیقعد 1435 ہجری 19 تبوک 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 214

ہمیشہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم کر دے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا دل بدل بھی جاتے ہیں؟ آنحضورؐ نے یہ قرآنی دعا پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ امکانی طور پر ہر انسان کے پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے۔ (الدرالمنثور للسیوطی جلد2 صفحہ 8)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:-

ایک روایت ہے حضرت عمر دین حجام کی۔ یہ گجرات کے رہنے والے تھے اور انہوں نے تحریری بیعت 1899ء میں کی اور دستی بیعت 1900ء میں۔ کہتے ہیں کہ غیر احمدی کہتے تھے کہ تم مرزائی ہو جاؤ گے۔ لیکن جب مَیں اس جماعت کی طرف آتا تھا تو یہ لوگ قرآنِ شریف اور نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ مجھے اس کی سمجھ نہ آتی تھی۔ مگر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ اے میرے مولا کریم! اگر یہ تیری طرف سے ہے تو مجھے اس کا دیدار نصیب ہوتا کہ مَیں اس کو مان لوں اور پیچھے نہ رہ جاؤں۔ اور اگر یہ نعوذ باللہ سچا نہیں ہے تو تیری اور تیرے رسول کی اور تمام دنیا کی اس پر لعنت ہو کہ کیوں اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی رات صبح کاذب کے وقت حضرت مسیح موعود ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے اور مَیں نے ان کا اچھی طرح دیدار کر لیا اور انہوں نے نیچی نظر کر لی۔ حضور کی ریشِ مبارک کو مہندی لگی ہوئی ہے دل بہت خوش ہوا۔ (یہ خواب دیکھا تھا، خواب کا قصہ سنا رہے ہیں)۔ دل میں کہتا ہوں کہ...... آج تک مَیں نے ایسا انسان نہیں دیکھا۔ آخر معلوم ہوا کہ مَیں جورات کو دعا مانگ کر سویا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے اور میری دعا قبول فرمائی گئی ہے۔

اس جگہ یعنی قادیان میں 1900ء میں آیا تھا اور آکر (بیت) اقصیٰ میں بیٹھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر یہ شخص وہی ہے جو میری خواب والا ہوا، کہ جو کہ تُو نے مجھ کو خواب میں افریقہ میں دکھایا تھا تو پھر مَیں اس کی بیعت کر لوں گا۔ اگر وہ نہ نکلا تو مَیں اس کی بیعت نہیں کروں گا اور نہ نماز اس کے ساتھ پڑھوں گا، اور نہ ہی کھانا کھاؤں گا اور فوراً واپس چلا جاؤں گا۔ یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود اس (بیت) میں تشریف لے آئے اور مَیں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بالکل وہی شخص ہے جس کو مَیں نے افریقہ کے ملک میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضور کو شناخت کرنے کے بعد ہفتہ کو بیعت کی اور اجازت لے کر تیار ہو گیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ کم از کم حق کو شناخت کرنے کے لئے پندرہ دن یہاں اور ٹھہرو۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ کو توفیق بخشے کہ مَیں ہمیشہ آپ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوتا رہوں۔

پھر حضور نے فرمایا کہ اگر بندے پر کوئی ایسا وقت آ جاوے کہ یہاں پہنچنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خط ضرور لکھتے رہا کریں۔ میرے خطوط کا حضور نے جواب دیا وہ میرے پاس موجود ہے۔ (رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 32-33)

(الفضل 31/اگست 2010ء)

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

مورخہ 20 تا 30 ستمبر 2014ء عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تا حد استطاعت بڑھ چڑھ کر چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کرنے کی درخواست ہے۔ نیز صدران وسیکرٹریان سے گزارش ہے کہ یکم اکتوبر 2014ء تک اپنی رپورٹس سے وکالت مال اول تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عشرہ تعلیم

نظارت تعلیم کے تحت دوسرا عشرہ تعلیم 21 تا 30 ستمبر 2014ء منایا جا رہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹریان تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں باقاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آؤٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارہویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا ”ہر احمدی بچہ کم از کم ایف اے ضرور پاس کرے۔“

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں خصوصی طور پر دعائیہ خطوط لکھوائے جائیں۔

☆ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کئے جائیں۔

☆ امداد طلباء کے لئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطباتِ امامِ وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 8۔اگست 2014ء

س: حضور انور نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

ج: ’’پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔‘‘ (النمل: 63)

س: خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود کی کس اہم نصیحت کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں ہی سے ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔

س: حضور انور نے ایک عزیز کی کس خواب کا ذکر فرمایا اور اس کی کیا توضیح بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں مجھے ایک عزیز نے اپنی ایک خواب سنائی کہ میں اس عزیز کو کہہ رہا ہوں کہ رمضان بڑی جلدی ختم ہو گیا ابھی تو میں نے جماعت سے اور زیادہ دعائیں کروانی تھیں۔ اس میں ایک توجہ کا پہلو یہ ہے کہ رمضان میں جس طرح دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اس طرح اب توجہ نہیں رہے گی جبکہ جماعت کو دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اس خواب کے سننے سے پہلے ہی میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ رمضان کے بعد کے خطبے میں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس لئے اس شخص کی خواب میری توجہ کی تائید میں ہی تھی۔

س: اللہ تعالیٰ کا مومنین کو توجہ دلانے کا کیا طریق ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کا یہی طریق ہے کہ مومنوں کو بعض دفعہ بجائے براہ راست واضح توجہ دلانے کے دوسروں کے ذریعے توجہ دلاتا ہے۔ گو کہ دل میں ڈالا ہوتا ہے۔

س: اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کے بارہ میں کیا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! فلسطینیوں پر اسرائیل کا جو مسلسل ظالمانہ حملہ ہے جس میں کل تک تو عارضی روک پیدا ہوئی تھی لیکن آج سنا ہے پھر وہ سیز فائر ختم ہو گئی (اور الزام یہی دیا جا رہا ہے کہ فلسطینیوں کی طرف سے پہلے راکٹ حملے کئے گئے۔ حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے) بہرحال اللہ کرے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ یہ جنگ بندی مستقل ہو جائے اور ظلم بند ہو۔

س: مخالفین کے ظلموں کے مقابل پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

پس یار نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔

س: حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کو پہچاننے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 147)

س: مضطر کے کیا معنی بیان ہوئے ہیں؟

ج: فرمایا! مضطر اس کو کہتے ہیں جو اپنے چاروں طرف مشکلات اور ابتلاؤں کو دیکھتا ہے۔ اسے اپنی کامیابی کا کوئی مادی یا دنیاوی راستہ نظر نہیں آتا اور صرف اور صرف ایک راستہ نظر آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مضطر ہیں جو میری طرف آتے ہیں۔ جب تمام راستے بند یا مسدود ہو جائیں تو ایک طرف روشنی کی کرن نظر آئے اور وہ اس کی طرف دوڑے۔ اگر ہر طرف آگ نظر آ رہی ہو تو دیوانوں کی طرح بے چین ہو کر دوڑنے والے کو مضطر نہیں کہتے۔ کیونکہ اس طرح وہ گھبراہٹ میں اگر دوڑے گا تو خود آگ میں پڑ جائے گا بلکہ ہر طرف کی آگ دیکھنے کے بعد اسے جب ایک امن کا راستہ نظر آ رہا ہو۔ اسے ایک طرف پناہ نظر آ رہی ہو تو اس معین راستے کی طرف وہ چلا جائے تو ایسا شخص مضطر کہلاتا ہے۔

س: حقیقی مضطر کون ہے؟

ج: فرمایا! جو شخص خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ملجا و ماویٰ اور پناہ کی جگہ نہ سمجھے۔ خدا کے سوا کسی اور کو ان ابتلاؤں سے نجات دلانے والا نہ سمجھے وہی حقیقی مضطر ہے۔ اور اس کی دعائیں عجائب دکھانے والی بنتی ہیں۔

س: حقیقی مضطر کے ساتھ خدا تعالیٰ کیا سلوک فرماتا ہے؟

ج: فرمایا! دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔ ایسے مضطر کے پاس اللہ تعالیٰ دوڑتا ہوا آتا ہے اپنے وعدے کے مطابق اور اس کی مشکلات اور مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔ اس کی تکالیف ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔ چاہے وہ ذاتی تکالیف اور مشکلات ہوں یا جماعتی ہوں۔

س: قبولیت دعا کے لئے کون سی چیز شرط ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455)

س: حدیثوں میں مذکور پہلی امتوں میں سے ایک امت کے تین افراد پر کس مصیبت کا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! حدیثوں میں آتا ہے کہ پہلی امتوں میں سے ایک امت کے تین آدمی تھے۔ ایک دفعہ طوفان میں پھنس گئے۔ وہ طوفان سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں چلے گئے اور اتفاق سے اس طوفان کی وجہ سے ایک پتھر لڑھک کر اس غار کے منہ پر آ گرا اور ان کے باہر نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔

س: واقعہ میں مذکور پہلے فرد کے دل میں کیا تحریک ہوئی جس سے پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا؟

ج: فرمایا! ان میں سے ایک شخص کے دل میں دعا کی تحریک ہوئی۔ اس نے کہا آؤ ہم دعا کریں اور دعا اس حوالے سے کریں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اگر کوئی عمل اور نیکی خدا کی خاطر کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پتھر کو ہٹا دے۔ تب ان میں سے ایک نے کہا کہ اے خدا مجھے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی سے محبت تھی۔ میں اس سے بدکاری کرنا چاہتا تھا اس نے مجھے خدا کا واسطہ دے کر اس گناہ سے روکا۔ تب میں اس کے قریب سے ہٹ گیا۔ اور اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔

س: دوسرے شخص نے اپنی کس نیکی کا واسطہ دیا؟

ج: فرمایا! دوسرے نے کہا۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ایک مزدور میرے پاس آیا۔ اس نے میری مزدوری کی۔ وہ میرے سے مزدوری لئے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کے جو دانے تھے اس کی فصل لگا دی۔ وہ فصل اچھی ہوئی۔ اس میں سے میں نے کچھ جانور خرید لئے جو بڑھتے بڑھتے بھیڑوں بکریوں کا ایک غلہ بن گیا۔ پھر یوں ہوا کہ کئی سالوں کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری مانگی۔ میں نے کہا کہ یہ بکریوں کا غلہ جو ایک وادی میں پھیلا ہوا تھا تمہارا ہے تم لے جاؤ۔ اس پر وہ ریوڑ لے کر چلا گیا۔ ’’اے خدا اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی اور رضا کی خاطر کیا ہے تو ہم پر رحم کر اور یہ پتھر ہٹا دے۔

س: تیسرے شخص نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کس خدمت کا ذکر کیا؟

ج: فرمایا! تیسرا شخص اس دعا کے ساتھ خدا کے حضور جھکا اور کہا کہ اے خدا! تو جانتا ہے کہ میں بکریاں چرایا کرتا ہوں اور دودھ پر میرا گزارا ہے۔ ایک دن گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی اور میرے ماں باپ میرے ساتھ تھے۔ میرا طریق یہ تھا کہ اپنے چھوٹے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ جب میں دیر سے پہنچا تو میرے ماں باپ سو چکے تھے۔ میں نے پسند نہ کیا کہ انہیں جگاؤں لیکن میں ماں باپ کے لئے دودھ لے کر کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ صبح جب وہ جاگے تو انہیں دودھ پلایا پھر اپنے بیوی بچوں کو بھی دیا۔ پس اے خدا اگر میرا یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا اور دنیا کی کوئی غرض نہ تھی تو مجھ پر رحم فرما اور اس پتھر کو ہٹا دے۔

س: مندرجہ بالا واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

ج: فرمایا! ان سب کی دعاؤں کا مقصد مشترکہ تھا کہ پتھر ہٹ جائے اور وہ پتھر ہٹ گیا۔ پس یہ انفرادی نیکیاں اور انفرادی نیکیوں کے حوالے سے کی گئی دعائیں اجتماعی قبولیت کا نظارہ دکھانے والی بن گئیں۔ پس جہاں اس حدیث سے اور بہت سے سبق ہیں یہ بہت بڑا سبق ہے کہ افراد کی انفرادی نیکیاں اور دعائیں اجتماعی مصیبت کو دور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

س: حضور انور نے دعاؤں کی بابت توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس پیش کیا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا اور تم خود اگر اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے...... لیکن اگر ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 298)

س: حضور انور نے خطبہ میں اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اور اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔

س: حضور انور نے کس دعا کی تحریک فرمائی؟

ج: فرمایا! یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہم یہ دعا کریں کہ اے خدا! ہم مخالفین کی بھی بہتری چاہتے ہیں تباہی نہیں چاہتے۔ ہم کمزوروں کو تیرے فضلوں نے ڈھانپا ہوا ہے اور باوجود سخت ترین حالات کے ہم تیرے فضلوں کے نظارے پھر بھی دیکھتے رہتے ہیں۔ پس اگر تو ان لوگوں کو بھی ڈھانپ لے اور ان کو ہدایت دے تو یہ بڑی خوش قسمتی ہے۔ لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی۔ تو ان کو ہمارے راستے سے اس طرح ہٹا دے کہ دین حق کی ترقی ہو۔

☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

ریاکاری اعمال کو ضائع کر دیتی ہے

انسان کے اعمال ہی ہیں جن پر نتائج مرتب ہوتے ہیں اچھے کاموں کے اچھے نتائج اور برے کاموں کے برے نتائج۔ اس لئے بار بار قرآن کریم نے بھی اور آنحضرت ﷺ نے بھی ہمیں یہ تلقین فرمائی ہے کہ ہمیں اچھے کام ہی کرنے چاہئیں اور ہمیشہ اپنی نیتوں کو اچھا رکھنا چاہئے۔ نیت ہمیشہ صحیح ہونی چاہئے اگر کام نیک ہے اور نیت ٹھیک نہیں ہے تو اس کے اچھے نتائج نہ نکلیں گے مثلاً نماز ہی پڑھنی ہے۔ بظاہر بہت ہی اچھا کام ہے لیکن اگر یہ دکھاوے کے لئے ہے تو پھر ایسی نماز بھی بے کار ہے وہ نمازیں جو دکھاوے کے لئے پڑھی گئیں قیامت کے دن منہ پر ماری جائیں گی۔ اسی طرح اور نیکی کے کام ہیں اگر وہ ریاکاری کے لئے کئے گئے ہیں کہ لوگ اسے متقی، نیک اور پارسا گمان کریں تو بھی غلط ہوگا۔

اسی طرح سخاوت لے لیں ایک امیر آدمی ہے اگر وہ بڑھ چڑھ کر خیرات کرتا ہے تاکہ لوگ اسے سخی کہیں تو یہ غلط ہے اگر وہ اس لئے کرتا ہے کہ مخلوق خدا کی ضرورتوں کو پورا کرے تو وہ مقبول ہو جائے گی۔ تو ریاکاری کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کسی لحاظ سے بھی قابل مدح نہیں ہے۔ ریاء کے معانی دکھاوا اور نمائش کے ہیں اس سے انسانی اعمال کا حسن کھوکھلا ہو کر رہ جاتا ہے اور ساری عمارت خدا کی نظر میں گر جاتی ہے کیونکہ اس سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کے کام کی تعریف کی جائے وہ لوگوں سے تعریف چاہتا ہے اس وجہ سے خطرہ ہے کہ کہیں اس میں تکبر بھی پیدا نہ ہو جائے اور اس طرح وہ دوہرا گھاٹے اور نقصان میں ہوگا۔

سورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے لوگوں کو (اپنی بہادری اور دینی غیرت) دکھانے کے لئے تکبر کرتے ہوئے نکلے۔ (انفال:48)

اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بہادری کا پول کھول دیا ہے کہ وہ لوگوں کو دکھاوے کی خاطر یہ کر رہے تھے نہ کہ اس سے خدا کی رضا مطلوب تھی۔

اسی طرح سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہے:۔

''اے ایماندارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے (کے فعل) سے اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو لوگوں کے دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ (بقرہ:265)

یہاں پر بھی دونوں مومنوں کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ تم منافقوں یا کافروں کی طرح مت بن جاؤ منافق لوگ تمہارے ساتھ بھی رہنا چاہیں گے اور تمہاری توجہ اپنی طرف رکھنا چاہیں گے کہ وہ بہت مالی قربانی کر رہے ہیں اور اس سے وہ چاہیں گے کہ معاشرہ میں انہیں ایک مقام دے دیا جائے وغیرہ۔ یہ دکھاوا ہے۔ اور خدا کو ناپسند ہے۔

سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد یوں بیان ہوا ہے:

''منافق یقیناً اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور وہ انہیں اُن کے دھوکے کی سزا دے گا اور جب وہ نماز کی طرف جانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں''۔ (نساء:143)

اگرچہ وہ نیکی کا کام کر رہے ہیں یعنی نماز پڑھ رہے ہیں مگر یہ دکھاوے کے لئے تاکہ مومن انہیں اپنے ہی لوگوں میں شمار کریں یا ان سے مومنوں جیسا ہی سلوک کریں وہ ایک قسم کے شرک میں مبتلا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک سے پاک اور بے نیاز ہے اور پھر سورہ ماعون میں اور بڑی وضاحت سے یہ مضمون یوں بیان ہوا ہے کہ

''اُن نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (اور) جو لوگ صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں'' (سورۃ ماعون 5 تا 7)

یعنی ایسے لوگ ہلاک ہوں گے جو نمازوں کو دل لگا کر نہیں پڑھتے اور صرف دکھاوے کے لئے ہی یہ نیکی کرتے ہیں۔

احادیث نبویہؐ

سنن ابن ماجہ میں ''ریاء اور شہرت'' کا ایک باب ہے جس کے تحت انہوں نے 3-4 احادیث لکھی ہیں۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ میں تمام شریکوں میں سے سب سے زیادہ شرک سے بے پرواہ ہوں۔ پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے (یعنی ایسا عمل جو خالص اللہ کے لئے نہ کیا گیا ہو بلکہ کسی اور کے لئے دکھاوے یا نا موری کے لئے کیا گیا ہو) تو میں ایسے عمل سے بیزار ہوں۔

ایک اور حدیث میں اس موذی مرض کے بارے میں یوں روایت بیان ہوئی ہے۔

حضرت شداد بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت پر جس چیز کا ڈر سب سے زیادہ ہے وہ ''شرک'' کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ چاند سورج یا بت وغیرہ کی پوجا کرنے لگ جائیں گے بلکہ وہ جو عمل کریں گے وہ غیر خدا کے لئے کریں گے یعنی دکھاوے اور شہرت طلبی کے لئے!

الترغیب والترھیب میں ایک روایت یوں آتی ہے:

حضرت محمود بن لبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا:

اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہ ہی دکھاوے کی خواہش شرک خفی ہے۔

ایک حدیث میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے دن اس شخص کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا جس نے شہادت حاصل کی سب سے پہلے یہ شخص خدا کے سامنے لایا جائے گا اور خدا اس پر اپنے احسانات جتا کر پوچھے گا کہ تم نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا کہ میں تیری راہ میں لڑا اور شہید ہوا۔ خدا کہے گا کہ جھوٹ کہتے ہو، تم صرف اس لئے لڑے کہ تم کو بہادر کہا جائے اس کے بعد اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا لوگوں کو علم سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اس سے بھی اسی طرح سوال کیا جائے گا اور وہ جواب میں کہے گا کہ میں نے علم سیکھا۔ علم سکھایا۔ اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ کہتے ہو۔ تم نے علم اس لئے حاصل کیا کہ عالم کہے جاؤ۔ قرآن اس لئے پڑھا کہ قاری کہے جاؤ، پھر اسی طرح گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک دولت مند شخص لایا جائے گا اور اس سے بھی اسی طرح سوال کیا جائے گا۔ وہ کہے گا کہ مال خرچ کرنے کے جو طریقے تجھے پسند تھے میں نے سب میں اپنا مال خرچ کیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ بکتے ہو تم نے یہ سب صرف اس لئے کیا کہ لوگ تم کو فیاض کہیں پھر اسی طرح اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

(سیرۃ النبی شبلی جلد 6 صفحہ 341)

ریا کے بارہ میں ایک مثال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر مخفیہ رکھے اور ریاء سے بچے، وہ لوگ جن کے اعمال للہ ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر ہونے نہیں دیتے یہی لوگ متقی ہیں۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دیا۔ انہوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہوگئی تو شائد ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتیں۔ چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے، اصل میں روپیہ دینا ہی نہیں چاہتا جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سرعام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا، اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن طعن ہوا کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ہے''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 14)

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا کیوں کہ وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں **و تلک الایام نداولھا بین الناس** (آل عمران:141)۔ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ

ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی، ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا۔ زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟ (ملفوظات جلد اول صفحہ 16)

پس ریاکاری اعمال کو کھا جاتی ہے۔ اس کے ہمیشہ بد نتائج نکلتے ہیں اور ریاکار انسان خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور بغیر مصائب جھیلے بھی انسان ترقی کی راہوں پر نہیں چل سکتا۔ ترقی اسی وقت نصیب ہوتی ہے جب انسان مصائب اور حوادث کی چکی سے گزرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی احباب جماعت کے لئے پُرسوز دعائیں

میں ہمیشہ آپ کے لئے دعا گو رہتا ہوں

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔

(روزنامہ الفضل 30 ستمبر 1965ء)

اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے

پس اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں خرچ کرو انہیں ضائع نہ کرو کہ آپ اس مسیح کی طرف منسوب ہونے والے ہیں جس کے متعلق خود خدا تعالیٰ نے فرمایا...... کہ اس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اور اس کی جماعت کا ہر فرد معمور الاوقات ہوگا اور معمور الاوقات ہونے کے یہی معنے ہیں کہ ہماری زندگی کی ہر گھڑی خدا تعالیٰ کی عبادت میں اس کی رضا کی تلاش میں اس کے دین کی خدمت میں اور اس کی مخلوق کی بھلائی میں خرچ ہو۔ پس ان ایام میں اس پاک گھڑی کی تلاش میں لگے رہو کہ جس وقت خدا تعالیٰ خصوصیت سے آپ کی دعا کی قبول کرنے کے لئے آسمان سے نیچے اترے اور آپ کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 1965ء ص 2،1)

میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تحیتھم فیھا سلام تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔

(روزنامہ الفضل یکم فروری 1967ء)

تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے

میرا رب تمہیں حسن عمل اور نیکوکاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں لے جائیں سلام علیکم اللہ کی سلامتی ہو تم پر۔ اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل کے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں۔ خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے۔ تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے۔

(روزنامہ الفضل یکم فروری 1967ء)

خدا کرے تمہارے اعمال تمہارے لئے بہتر پھل لائیں

(i) خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں اللہ کے نور سے تم منور رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے۔ عبودیت کا نور نور السمٰوٰت والارض کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ ...... اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔

(ii) ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے تمہارے پاسبانی کرتی رہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپر کھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے۔ تمہارے اعمال اسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں۔ جو تم چاہو تم پاؤ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے۔

(iii) قرآنی انوار سے تمہارے سینہ و دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور ان راہوں کی نشاندہی کرتا رہے جو دارالسلام تک پہنچاتی ہیں۔ تمہارے راستہ کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں رضوان الٰہی کی اتباع اس صراط مستقیم کو تمہارے لئے ہمیشہ روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت اس کی رضا تک پہنچاتی ہے۔

(iv) خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبت الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں ہر شر اور فساد اور ریاء سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ میرا اللہ خود تمہارا ولی اور دوست بن جائے۔ اس کے قرب میں سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو۔

(v) خدا کرے کہ تمہارا وجود دنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے۔ ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں۔ سب ہی تمہیں جانیں اور پہچانیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں موہبت خاصہ تمہیں جلد تر منزل مقصود تک پہنچاوے۔ توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثبات قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو۔ خدا کرے کہ توحید خالص کے قیام کا تم ذریعہ بنو خدا کرے کہ عشق محمد میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو۔ خدا کرے کہ نور محمدی کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو۔

(روزنامہ الفضل یکم فروری 1967ء)

خدائے واحد و یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں خدائے واحد و یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کر دے۔

(الفضل 25 فروری 1968ء)

تو ہم سب کو قیامت خیز ہلاکت سے محفوظ رکھ

فرمایا اے ہمارے رب! تو ہمیں مسیح موعود و مہدی معہود کے انصار میں سے بنا اور اس قیامت خیز ہلاکت اور عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ جس سے تو نے ان لوگوں کو ڈرایا ہے جو اپنا تعلق تجھ سے توڑ چکے ہیں۔ جو تجھ سے دور ہو چکے ہیں جو تجھے بھول چکے ہیں۔ پس اپنی طرف تبتل اور انقطاع اور رجوع کی توفیق ہمیں بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔

(الفضل 25 فروری 1968ء)

تیرے یہ کمزور بندے تیرے لئے بنی نوع کے دل جیت لیں

اے ہمارے رب! اے ہمارے رحمان خدا! ہمارے ان بھائیوں کو جو قرآن عظیم کی اشاعت کے لئے دنیا کے ملک ملک اور کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اپنی رحمتوں سے نواز، ان کے ایثار اور ان کے تقویٰ میں برکت ڈال، ان کے قلموں کو تاثیر دے، ان کی زبانوں پر انوار نازل کر اور ان کی سعی اور کوشش کو دجال کے ہر دجل پر دہریت کے ہر شر سے محفوظ رکھ اور اے ہمارے اللہ! ہمارے پیارے رب! تو ایسا کر کہ تیرے یہ کمزور اور بے مایہ بندے تیرے لئے بنی نوع کے دل جیت لیں اور تیرے قدموں میں انہیں لا ڈالیں۔

(روزنامہ الفضل 25 فروری 1968ء)

(مرسلہ: مکرم محمد افضل متین صاحب)

بقیہ از صفحہ 6

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب دوستی بھی خوب نبھانے والے تھے۔ دوستوں اور اُن کے اہل خانہ کا بہت خیال رکھا کرتے، اُن کی زندگی میں بھی اور اُن کی زندگی کے بعد بھی۔ آپ کے ایک قریبی دوست محترم میاں غلام احمد صاحب کے بیٹے مکرم ڈاکٹر نصیر چوہدری صاحب نے آپ کی بیماری کے آخری ایام میں یہ برملا کہا کہ ہم چھ یتیم بچے گواہی دیتے ہیں کہ آپ باپ بن کر ہماری چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے رہے، پڑھائی میں بھی ہماری مدد فرماتے رہے اور ہمارا ہر طرح خیال رکھا، اللہ تعالیٰ انشاء اللہ آپ پر بے انتہا فضل کرے گا۔

آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاؤں کی دردمندانہ درخواست کے بعد یہ عرض کرتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود نے اپنے بچوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولادیں اور اُن کی اولادیں اَبد تک تیری امانت ہوں جس میں شیطان خیانت نہ کر سکے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 189)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے وصال پر خطبہ جمعہ 21 فروری 2014ء میں اس دعا کو دوہراتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے اپنی اولاد اور اپنی جماعت کے لئے جو دعائیں کی ہیں اس دعا کے مصداق ان کے بچے بھی اور باقی افرادِ خاندان بھی اور جماعت بھی بنے۔ حضور کی اِسی دعا پر یہ مضمون اس وقت ختم کرتا ہوں۔ ع

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مکرم قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ

ذکرِ خیر۔ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب

خاکسار کو تقریباً سوا سات سال گھانا میں خدمت کی توفیق ملی، اس عرصہ میں مرحوم کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خصوصاً جب خاکسار کو پانچ سال گریٹر اکرا ریجن میں ریجنل مشنری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران خاکسار کا قیام ٹیما (Tema) مشن ہاؤس میں تھا۔ ریجنل مشنری کی حیثیت سے خدمت کے علاوہ خاکسار کو اردو ڈاک، خط وکتابت اور رپورٹس کے سلسلہ میں مرحوم کے ساتھ کام کرنے اور انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب تمام مربیان، ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کرام، خصوصاً جن کا تعلق پاکستان سے تھا۔ ان سے بہت شفقت سے پیش آتے۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا یا پاکستان سے کسی کے عزیز کی وفات وغیرہ کی خبر ملتی تو نہ صرف خود تعزیت کے لئے تشریف لے جاتے بلکہ تمام مربیان، ڈاکٹرز اور اساتذہ کو بھی جانے کی ہدایت فرماتے۔

اگر کوئی واقف زندگی بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمارداری کے لئے بھی جاتے اور علاج کے لئے بے چین رہتے تھے۔ ایک موقع پر سویڈو ہسپتال میں متعین ایک ڈاکٹر مکرم عبدالمنعم صاحب کو ہچکی لگ گئی جو ہٹنے کا نام نہ لیتی تھی۔ ایک دن مکرم امیر صاحب نے مغرب کے بعد خاکسار کو فون کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک نسخہ تجویز فرمایا تھا وہ دوائی کماسی سے آگئی ہے۔ آپ ابھی آجائیں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کو وہ دوائی آج ہی سویڈو پہنچانی ہے۔ چنانچہ خاکسار اپنی اہلیہ کے ہمراہ اُسی وقت اکرا مشن ہاؤس گیا اور کافی رات ہونے کے باوجود امیر صاحب کی ہدایت پر وہ دوائی وہاں پہنچائی اور آپ کو پہنچ کر اطلاع دی۔

ایک عظیم خُلق ان کا یہ تھا کہ جب بھی اُن سے ملاقات ہوتی تو اتنے تپاک اور خلوص سے ملتے کہ گویا ایک عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی ہو اور ہمیشہ بغلگیر ہو کر ملتے۔ حالانکہ بعض اوقات خاکسار ہر دوسرے تیسرے دن اکرا جایا کرتا تھا لیکن اُن کے ملنے اور مہمان نوازی کا طریق اور انداز وہی ہوتا۔ اس میں عمر، عہدہ یا بزرگی کبھی حائل نہ ہوتی تھی۔ اُن کے ملنے کا یہ طریق کسی مخصوص طبقہ یا فرد کے لئے نہیں بلکہ ہر آنے والے سے اسی تپاک سے ملتے تھے۔

اسی طرح وہ ہر وقت اپنی جیب میں غبارے اور ٹافیاں رکھا کرتے تھے، جو واقفین زندگی کے بچوں کو دیا کرتے تھے، بچے بھی آپ کے اس وصف سے خوب واقف تھے چنانچہ بھاگ کر آپ سے ملتے اور تحفہ لیا کرتے تھے۔

جب بھی کوئی واقفِ زندگی کسی کام سے اکرا آتا اور آپ سے ملنے کے بعد واپسی کے لئے روانہ ہونے لگتا تو دُعا کے ساتھ رخصت کرتے اور دفتری مصروفیات چھوڑ کر نیچے گاڑی کے پاس آکر دُعا کرواتے، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک دن میں مختلف احباب بے شک تھوڑے ہی وقفہ سے رخصت ہوتے تو آپ ہر ایک کے لئے دفتر سے نیچے آکر دُعا کرواتے اور رخصت کرتے۔ بعض اوقات ازراہ مذاق کہتے کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ میری دعا اتنی کمزور ہے کہ میں نے پہلے رخصت ہونے والے کے لئے جو دعا کروائی تھی وہ آپ کی گاڑی تک نہیں پہنچی اور گاڑی کے پاس کھڑے ہو کر بغلگیر ہو کر ملتے اور دعا کرواتے۔

جلسہ سالانہ گھانا کے بعد ابوری گارڈن میں پکنک ایک مستقل روایت تھی، جس میں تمام مرکزی مربیان، ڈاکٹرز اور اساتذہ کو فیملیز کے ساتھ مدعو فرماتے۔ وہ بڑی یادگار اور پُرتکلف پکنک ہوا کرتی تھی اور مرحوم سب کے ہمراہ زمین پر بیٹھ کر نہ صرف محفل سے لُطف اندوز ہوتے بلکہ خود بھی لطیفوں کے ذریعہ محفل میں شگفتگی پیدا کر دیا کرتے تھے۔

1996ء میں خاکسار رُخصت کے بعد مع فیملی پاکستان سے گھانا گیا۔ خاکسار نے ایک دوست کو مشن کی گاڑی لے کر اکرا ائیرپورٹ آنے کا کہا ہوا تھا اور خیال تھا کہ ائیرپورٹ سے سیدھے ٹیما چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا یہ گھانا کا پہلا سفر نہ تھا نیز وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اور ائیرپورٹ پر آئے گا کیونکہ فلائٹ بھی رات 11 بجے کے قریب پہنچنی تھی۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب دیکھا کہ رات کے اُس پہر میں بزرگوار عبدالوہاب آدم صاحب ائیرپورٹ کے اس دروازے پر کھڑے تھے جہاں سے جہاز سے اُتر کر بلڈنگ میں داخل ہوا جاتا ہے نیز امیگریشن کے مراحل اپنی نگرانی میں طے کروانے کے بعد دعا کے ساتھ ہمیں ٹیما کے لئے رخصت کیا۔

خلافت سے آپ کو بے پناہ عقیدت تھی اور اطاعت خلافت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ اس کا اندازہ اُن کی اس غیر معمولی احتیاط سے ہوتا ہے کہ اگر کبھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں ارسال کرنے کے لئے کوئی خط یا رپورٹ لکھتے وقت خاکسار سے کوئی غلطی ہو جاتی اور خاکسار Tipp-ex استعمال کرتا تو پورا صفحہ دوبارہ لکھواتے کہ یہ خط حضورِانور کی خدمت اقدس میں پیش ہونا ہے۔ Tipp-ex کا استعمال مناسب نہیں۔ ویسے آپ خود بھی اردو لکھنے میں خوب مہارت رکھتے تھے اور کافی تیز لکھتے تھے۔ نیز بعض اوقات تحریر کے دوران خاکسار کوئی لفظ استعمال کرتا تو اُس کی جگہ اُس سے بہت موزوں لفظ لکھواتے یہ اُردو زبان پر آپ کے عبور کی دلیل تھی۔

بہت سے لوگ آپ سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ میں رہتے تھے۔ مرحوم ہر ایک کے خط کا جواب لازماً دیتے تھے۔

گھانا اور انگلستان کا مقامی وقت چونکہ ایک ہی ہے اس لئے گھانا میں حضورِانور کا خطبہ جمعہ براہِ راست سُننے کا انتظام مقامی خطبہ ونماز جمعہ سے قبل یا فوراً بعد ہوتا ہے۔ مکرم امیر صاحب حضورِانور کا سارا خطبہ بیت الذکر میں بیٹھ کر سُنتے تھے اور بعد میں انگریزی نہ جاننے والوں کے استفادہ کے لئے مقامی زبان میں اُس کا خلاصہ بھی بیان کرتے تھے۔

مہمان نوازی کا خلق بھی آپ میں بے مثال تھا۔ آپ مرکزی مربیان، اساتذہ کرام اور ڈاکٹر صاحبان کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ نیز مرکز کی طرف سے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے علاوہ اُن کو مختلف علاقوں میں جماعت کے سکول اور ہسپتال دیکھنے بھجواتے، نیز اہم مقامات کی سیر کا اہتمام بھی کرتے۔

جب بھی ہم میں سے کوئی کسی کام کے سلسلہ میں یا سلام کرنے کی غرض سے جاتا تو مشروبات خصوصاً (کوکونٹ) پیش کرتے ساتھ ہی آپ نے لمبی ڈنڈی والے چمچ رکھے ہوتے تھے جن سے کوکونٹ کا گودھا (گری) نکال کر کھانے کو دیتے اور بتایا کرتے تھے کہ 1988ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع گھانا کے دورہ پر تشریف لے گئے اور حضور کی خدمت میں کوکا کولا یا دوسرا مشروب پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ''کوکونٹ'' کی صورت میں آپ کو ان مشروبات سے بہتر اور سستا مشروب عطا فرمایا ہے آپ وہ استعمال کیوں نہیں کرتے اور کہتے کہ اُس کے بعد سے میں مہمانوں کو (اِلا ماشاءاللہ) کوکونٹ ہی پیش کرتا ہوں۔

آپ جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے مفاد کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ گریٹر اکرا ریجنل مشنری کی حیثیت سے خدمت کے دوران خاکسار کو بعض اوقات رات کو دیر سے اکرا میں مشن ہاؤس جانے کا موقع ملتا مکرم امیر صاحب بھی دیر تک دفتری کاموں میں مصروف رہتے۔ دفتری امور سے فارغ ہو کر آپ پورے مشن ہاؤس کا چکر لگاتے اور جہاں کوئی لائیٹ بلاوجہ جل رہی ہوتی اُسے بُجھایا کرتے اور افسوس کا اظہار کرتے کہ توجہ دلانے کے باوجود Night watchman ان چیزوں کا خیال نہیں رکھتے۔

صدسالہ جوبلی کے سلسلہ میں اکرا مشن ہاؤس میں ایک وسیع Exhibition Hall تعمیر کیا گیا تھا۔ اُس کے باقاعدہ افتتاح کی غرض سے تکمیل اور سجاوٹ کے لئے مکرم رشید عاصم صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر اساچر ہائی سکول) اور مکرم مبارک احمد بسراء صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار بعض اوقات رات کافی دیر تک کام میں مصروف رہتے تھے مکرم امیر صاحب چھوٹی سے چھوٹی چیز کی نگرانی کرتے ہدایات دیتے اور اکثر مختلف لوازمات سے ہماری تواضع بھی کرتے۔ بعض اوقات رات کافی دیر تک کام کرتے اور خیال ہوتا تھا کہ مکرم امیر صاحب سو گئے ہوں گے لیکن آپ تشریف لے آتے اور کام کا جائزہ لیتے اور اپنے شفیق انداز میں حوصلہ افزائی کرتے۔ جماعت کے مختلف پروگراموں کی تیاری کے موقع پر خود ہر کام کی نگرانی کرتے جلسہ سالانہ گھانا کی تیاری کے سلسلہ میں ہونے والے وقارِعمل کے موقع پر خود موجود ہوتے اور ہدایات دیا کرتے، اگر کبھی مصروفیت کی وجہ سے اس وقت نہ جا سکتے تو شام کے وقت ضرور ''بستان احمد'' (جلسہ گاہ) جا کر دیکھتے کہ کیا کام ہوا ہے۔

اسی طرح اکرا کے Trade Fair World Centre میں جماعتی کتب کی نمائش کے لئے ہر سال سٹال لگایا جاتا تھا۔ جس کے انعقاد کے میں مکرم امیر صاحب ذاتی دلچسپی لیتے اور اکثر وہاں آکر ہدایات دیا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth" کی اشاعت کے بعد مرحوم نے گھانا جماعت کی طرف سے اُس کتاب کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں World Trade Fair Centre اکرا میں ایک بہت اعلیٰ تقریب منعقد کروائی۔ جس کے نتیجہ میں بڑے وسیع پیمانے پر کتاب متعارف ہوئی۔

گھانا میں نیشنل جلسہ سالانہ کے علاوہ ہر سال ریجنل سطح پر بھی ہر ریجن میں ریجنل کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ جو تربیت کے اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل تھیں مکرم امیر صاحب اپنی بے پناہ مصروفیات، فاصلے اور سفر کی دشواریوں کے باوجود ان پروگراموں میں لازماً شامل ہوتے تھے۔ مرکزی مربیان، جماعتی ہسپتالوں اور سکولوں میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کو بھی مع فیملیز مدعو کرتے۔ وہ بہت ہی اچھا ماحول ہوا کرتا تھا۔ ایسے پروگراموں کے بعد خوشگوار محفل لگایا کرتے تھے جس کے باعث رہائش کی تنگی، موسم کی شدت، سفر کی تھکان اور دشواری کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔

مرحوم بہت بڑے عالم، دین کا وسیع علم رکھنے والے اور اُس علم کا برمحل استعمال والے بزرگ تھے۔ 2013ء میں جب آپ علاج کے سلسلہ میں لندن میں مقیم تھے مجلس انصار اللہ یو۔کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر آپ نے خطاب فرمایا بہت اعلیٰ خطاب تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جماعت احمدیہ کو اُن جیسے خدمت گار اور خلافت احمدیہ کو اُن جیسے سلطانِ نصیر عطا فرمائے، اور اُن کی اولاد کو بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُن کے نیک کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...........☆...........☆

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

میرے رضاعی والد۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب خاکسار کے رضاعی والد تھے۔ اپنی دیگر مصروفیات اور اہم ذمہ داریوں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ رضاعت کے اس رشتہ کا بھی آپ کو ہر دم بہت خیال رہتا تھا۔ ہر خوشی غمی، دکھ سکھ کے موقع پر مجھے ضرور یاد رکھتے۔ موسم گرما میں ہر سال اپنے باغات کے آموں کا تحفہ بھجوانا تو آپ کا معمول تھا ہی لیکن دیگر مختلف مواقع پر بھی خصوصاً بیرون ملک سے واپسی پر ضرور کچھ نہ کچھ تحائف میرے لئے بھی لایا کرتے۔

آپ جس طرح نہایت سادہ اور نفیس مزاج کے حامل تھے اسی طرح آپ کے لباس اور اطوار میں بھی سادگی اور نفاست نمایاں دکھائی دیتی تھی۔ آپ کی گفتگو میں کوئی بناوٹ یا تصنع نہیں پائی جاتی تھی۔ بالخصوص اپنے قرابت داروں کے ساتھ تو آپ کی گفتگو نہایت بے تکلف اور بے ساختہ ہوا کرتی۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ علم وحکمت کے گمشدہ موتیوں سے دنیا کو پھر روشناس کروایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی زندگی کا محور دراصل اسی علم سے لگن، محبت، حصول کی تڑپ اور اس کے لئے محنت شاقہ اور اس کی ترویج واشاعت ہے۔ بچپن میں مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قادیان سے دینی تعلیم حاصل کرنا، پھر پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان دینا، بی اے کرنے کے بعد پریکٹس کا ارادہ نہ ہونے کے باوجود ایل ایل بی کرنا، سات سال تک احمدیہ سیکنڈری سکول سیرالیون میں بطور پرنسپل خدمات بجالانا، اس دوران سائنس بلاک (جواب حنیف بلاک کے نام سے موسوم ہے) کی تعمیر کروانا اور پھر واپس آکر علمی اور تحقیقی کام میں نہایت مستقل مزاجی سے منہمک ہو جانا اور بیس سال کی محنت اور عرق ریزی کے بعد حضرت مسیح موعود کی تعلیم فہم قرآن اور ادب المسیح کے نام سے دو ضخیم شاہکار کتب شائع کروانا اور آخری بیماری تک تحقیق وفروغ علم کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے چلے جانا علم وادب سے آپ کے والہانہ تعلق کا آئینہ دار ہے۔ تاہم اس ضمن میں کچھ باتیں مزید عرض کرتا چلوں۔

نہ صرف گھر میں آپ کا بہت سا وقت مطالعہ میں صرف ہوتا بلکہ خلافت لائبریری جانا اور گھنٹوں وہاں مصروفِ مطالعہ رہنا آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ اپنی تحقیق وتدوین کے لئے لائبریری میں ایک کیبن کو آپ نے اپنا دوسرا مسکن بنا رکھا تھا۔ کلامِ الٰہی اور احادیث نبویہ ﷺ کے بعد آپ کی دلچسپی کا مرکز بلاشبہ حضرت مسیح موعود کا کلام تھا جس سے آپ کو والہانہ لگاؤ تھا۔ حضور کی تمام کتب کا آپ نے بڑی گہرائی سے مطالعہ کر رکھا تھا۔ ان کتب کو آپ نے کوئی بیس پچیس مرتبہ پڑھا ہوگا۔ اسی بنا پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے ذکر خیر میں فرمایا کہ آپ نے جو تعلیم فہم قرآن کتاب لکھی ہے یہ لکھی ہی نہیں جاسکتی جب تک کہ اچھی طرح مطالعہ نہ ہو۔

آپ کام نہایت محنت اور لگن سے کیا کرتے۔ کتاب کے مسودے کو بار بار پڑھتے اور چیک کرتے اور اس بات کا خیال رکھنے کی پوری کوشش کرتے کہ کوئی غلطی نہ رہ گئی ہو۔ تعلیم فہم قرآن کی تیاری میں خاکسار کو بھی کچھ خدمت کا موقع آپ نے عطا فرمایا جس پر آپ نے کئی مرتبہ خاکسار کا شکریہ ادا کیا، کتاب کی اشاعت کے بعد ایک جلد مجھے دیتے ہوئے اُس پر نہایت پیار کے ساتھ یہ تحریر فرمایا:

خدا تمہیں اور تمہارے بچوں کو حضرت اقدس کے عرفان کو حاصل کرنے کی توفیق دے۔

قرآنِ کریم کا مطالعہ کرنے والوں سے بھی آپ بہت محبت کا سلوک فرمایا کرتے۔ اگرچہ طبعاً آپ بڑی مجلسوں اور پروگراموں میں بہت کم شامل ہوتے لیکن کسی نے بچے کی تقریبِ آمین میں آپ کو مدعو کیا تو قرآنِ کریم اور اُسے پڑھنے والوں کی محبت کی بنا پر آپ ضرور ایسی تقاریب میں شرکت فرمایا کرتے۔

سلسلہ کی کتب اور اخبار و رسائل کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی اور تاریخی کتب، پھر اُردو اور فارسی ادب سے متعلق کتب بھی آپ کے زیرِ مطالعہ رہتیں۔ لاہور جانا ہوتا تو مشہور بک شاپس بالخصوص فیروز سنز سے نئی کتب ضرور خرید کر لاتے اور جلد از جلد اُن کا مطالعہ مکمل کر لیتے۔ جماعتی رسائل میں آپ کو ماہنامہ انصار اللہ اپنے علمی اور تحقیقی مضامین کی وجہ سے بہت پسند تھا۔ اسی طرح میری اہلیہ سے بچوں کی تعلیم کے بارے میں اکثر استفسار کیا کرتے اور اُن کی تعلیمی پراگرس معلوم کر کے بہت خوش ہوا کرتے۔ لائبریری میں بچوں کو ہمراہ دیکھتے تو اس پر بھی بے حد خوشی کا اظہار کرتے اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک مرتبہ میری اہلیہ کو خلافت لائبریری سے کچھ کتب ایشو کروا کر لے کر جاتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے مجھے بہت خوشی ہے کہ تمہیں پڑھنے لکھنے کا شوق ہے۔ اہلیہ نے جواب دیا کہ مجھے صرف پڑھنے کا شوق ہے۔ مسکرا کر فرمانے لگے کہ پڑھوگی تو انشاء اللہ پھر لکھنے بھی لگوگی۔

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو خود بھی خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت تھی اور بچوں کو بھی اس کی اکثر نصیحت فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یاد میں کسی شاعر کا ''سلام'' آپ کی نظر سے گزرا تو خلافت کے اس متوالے نے بھی برجستہ چند اشعار ''سلام'' کے عنوان سے کہہ کر حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں ارسال کردیئے جس کا مَطلع یہ تھا

صبا جو گزرے تُو اُس گلی میں تو اُن کو میرا سلام کہنا
بہت محبت سے بات کرنا بطرزِ صد احترام کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خط میں جواباً تحریر فرمایا ''آپ کی نظم بہت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس میں اُستادی رنگ پایا جاتا ہے۔ ماشاءاللہ۔''

خلافت کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ کئی مرتبہ یہاں تک بھی فرمایا کہ اگر خلیفہ وقت مجھے حکم دیں تو میں اپنی ساری جائیداد خلافت پر قربان کر دوں۔ نظامِ جماعت کا بے حد احترام کرتے تھے بلکہ خواہش کیا کرتے تھے کہ میری زندگی میں کبھی ایسا موقع نہ آئے کہ اپنے خلاف کسی شکایت کی وجہ سے مجھے کسی جماعتی دفتر میں پیش ہونا پڑے۔

قادیان کی مقدس بستی سے بھی آپ کو بڑی غیر معمولی محبت تھی۔ چند سال سے صحت کافی خراب تھی لیکن پھر بھی گزشتہ دو سال باقاعدگی سے جلسہ قادیان میں شمولیت کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ قادیان میں دار المسیح کے اندر واقع بیت الریاضت میں قیام کی اجازت مل جانے پر بہت مسرور ہوا کرتے اور اس مقدس جگہ پر مقیم ہوتے ہوئے اگر کوئی مہمان وہاں آنے اور عبادت کی خواہش کا اظہار کرتا تو اپنے آرام یا خلوت کی قربانی دیتے ہوئے بخوشی اس کی اجازت دے دیا کرتے۔

حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور دیگر کئی بزرگانِ سلسلہ سے آپ بڑا قریبی تعلق رکھتے۔ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (دار الرحمت وسطی ربوہ) کے گھر تو ایک مرتبہ شدید گرمی کے دنوں میں پورا مہینہ سائیکل پر کھانا دینے جایا کرتے۔ اسی طرح حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب کے علاج کے سلسلہ میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو اُن کے گھر لے کر جاتے۔

آپ کے دل میں وقفِ زندگی اور واقفین کی بہت قدر تھی اور کئی مرتبہ اس کا اظہار میرے سامنے بھی فرمایا کہ جو لوگ جماعت کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں یا قربانیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو بے حد نوازتا ہے۔ میری اہلیہ کو دفتر لجنہ آتے یا کبھی چھٹی کے وقت بچوں کو سکول سے لیتے وقت ڈرائیونگ کرتے دیکھتے تو اس پر بھی خوشی کا اظہار فرماتے کہ اس طرح میاں بیوی باہم مل جل کر زیادہ کام کر سکتے ہیں۔

خاکسار کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکان کی تعمیر کا پروگرام بنانے کی توفیق عطا فرمائی تو خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کی دلی خواہش تھی کہ سنگِ بنیاد کے لئے کسی طرح بیت مبارک قادیان کی اینٹ میسر آجائے تو ہماری خوش قسمتی ہوگی اور اسی کی برکت سے تعمیر کے مکمل ہو جانے کی توقع بھی ہم کر سکیں گے۔ آپ سے ذکر ہوا تو آپ نے بڑی خوشی سے اس کی حامی بھر لی اور 2004ء میں قادیان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے حاصل کر کے ایک اینٹ ہمیں مہیا کر دی جو آپ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ سنگِ بنیاد میں یہ اینٹ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے رکھی۔ اس موقع پر آپ بھی تشریف لائے اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ انہی دنوں میری رضاعی بہن اور بہنوئی محترم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب بھی اپنے گھر کی تعمیر شروع کرنے والے تھے۔ اُن کے لئے بھی آپ کو ایک اینٹ مل گئی اور قادیان سے واپسی پر جب آپ نے انہیں یہ نادر تحفہ دیا تو اُن دونوں کی حیرانگی اور خوشی کی بھی کوئی انتہا نہ تھی۔

عزیزم مرزا سلمان احمد کی شادی کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے خاکسار کو بھی انتظامات میں شامل کیا۔ کچھ چیزوں کی خریداری بھی میرے ذمہ تھی۔ کام مکمل کرنے کے بعد جب میں نے بقایا رقم اور حساب اُنہیں پیش کیا تو کچھ سُنے اور دیکھے بغیر یہ کہتے ہوئے وہ کاغذ پھاڑ ڈالے کہ بیٹا تم پر مجھے پورا اعتماد ہے، اس حساب کتاب کی ضرورت نہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کے دادا محترم عبدالرحمٰن خاکی صاحب اُردو اور فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ اُن کا کلام اور حالاتِ زندگی شائع کروانے کی توفیق ملی تو خاکسار کی درخواست پر محترم خاکی صاحب کے فارسی کلام پر نہایت مبسوط اور جامع ناقدانہ تبصرہ تحریر فرمایا جسے ہر پڑھنے والے نے بے حد پسند کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعوت الی اللہ کی توفیق بھی عطا فرمائی اور کئی افریقن سعید رُوحوں کو آپ کے ذریعہ قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

مالی قربانیوں میں بھی آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے۔ نئی مالی تحریکات میں شمولیت فرمایا کرتے۔ سیدنا بلال فنڈ کے علاوہ آپ نے اپنے طور پر انڈونیشیا کے شہداء کے پسماندگان کے لئے بھی رقوم بھجوائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ہمدردی اور محبت کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ سڑک پر راہ چلتے بوڑھے بیماروں کو اپنی گاڑی میں بسا اوقات اُن کے گھر تک چھوڑنے چلے جاتے۔ پانچ بچوں کے ایک کنبہ کو گھر میں رکھا اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے رہے۔ اب وہ بچے آئرلینڈ، جرمنی اور سری لنکا میں خوش وخرم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حضور انور آپ کی وفات کے بعد خاکسار کی رضاعی والدہ کے نام اپنے تعزیتی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''ابھی تک روزانہ کئی خطوط مجھے آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کا دائرہ مدد اور ہمدردی کس قدر پھیلا ہوا تھا۔ میرا خیال تھا کہ صرف علمی کام کرتے ہیں اور عوام سے اُن کا کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن اب پتہ چل رہا ہے کہ وہ غریبوں کے بہت بڑے مددگار تھے۔''

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

۞ مکرم مبشر احمد صاحب منتظم مال مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب شرقی ربوہ ولد مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایازاد مکرم محمد کاشف صاحب مسرور ہوسٹل جامعہ احمدیہ ولد مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب مرحوم نے انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2014ء میں ہومینیٹی گروپ میں 1100 میں 929 نمبر حاصل کر کے فیصل آباد بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب کارکن دفاتر خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رانا محمد سلیم صاحب ولد مکرم رانا محمد شریف صاحب مرحوم آف ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ مقیم گرین ٹاؤن لاہور مورخہ 22/اگست 2014ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 56 سال وفات پا گئے۔ 23/اگست 2014ء کو ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز صبح دس بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مکرم محمد یوسف صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر جاوید احمد صاحب ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص احمدی، سادہ طبیعت، نرم مزاج کے مالک، تہجد گزار، پنجوقتہ نماز کے پابند اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ ہر سال رمضان المبارک کے علاوہ شوال کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔ مرحوم بطور زعیم انصاراللہ حلقہ گرین ٹاؤن لاہور خدمات بجالا رہے تھے۔ روزانہ نماز فجر نماز سنٹر میں پڑھاتے۔ حضور انور کی بابرکت تحریک پر عمل کرتے ہوئے ہر جمعرات کو نفلی روزہ رکھتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک تھا۔ کبھی کسی سے سختی سے پیش نہ آتے تھے۔ مرحوم نے ائیر فورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل رہائش گرین ٹاؤن لاہور میں اختیار کی۔ اولاد نہ ہونے کے باوجود ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا پر خوش تھے۔ لاہور میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے سٹوڈنٹس کو ٹیوشن پڑھاتے اور اسی سے گزر اوقات ہوتا رہا۔ پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ ناصرہ سلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گرین ٹاؤن چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب ترکہ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ)

۞ مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے اکاؤنٹ نمبر 10/213 دفتر امانت تحریک جدید میں مبلغ -/80,294 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ثمینہ بھنو صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم حامد مقصود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم آصف مجید صاحب کارکن وکالت مال اول تحریر کرتے ہیں۔

میری ممانی مکرمہ اختر بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم ٹھروہ ضلع سیالکوٹ اپنے خاوند کی وفات کے تقریباً 2 سال بعد مورخہ 26/اگست 2014ء کو پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ 27/اگست کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی گئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ دعا گو، سادہ مزاج، نماز کی پابند، تلاوت قرآن کریم باقاعدگی سے کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ نیز نظام جماعت سے وابستگی کی تلقین کرتی رہتیں۔ ان کا اپنے بچوں کے ساتھ ادب اور پیار کا دوستانہ ماحول دیکھنے کو ملتا تھا۔ آپ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد بھی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کمی نہیں آنے دی۔ مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ انہوں نے اپنے تمام رشتے داروں کے جائز حقوق ادا کئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ مرحومہ نے چار بیٹے مکرم طیب احمد صاحب لندن، مکرم طارق احمد طاہر صاحب جرمنی، مکرم شہزاد احمد صاحب اور مکرم افضال احمد صاحب ٹھروہ ضلع سیالکوٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہو گئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ)

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

دنیا کی 10 مشہور دیواریں

دیوار چین

دنیا کی سب سے مشہور دیوار، دیوار چین ہے۔ یہ زمین کے چہرے پر انسانی ہاتھ سے بننے والی واحد ایسی شے ہے، جو چاند سے ایک لکیر کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ یہ دیوار 14ویں صدی عیسوی میں تعمیر ہوئی۔ چین کی شمالی سرحد پر تعمیر ہونے والی اس تاریخی دیوار کی لمبائی 8850 کلومیٹر ہے۔ اس پر اکثر مقامات پر بیک وقت چار گھوڑے دوڑ سکتے ہیں جب کہ مورچے بھی بنے ہوئے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے یہ مشہور ہے کہ منگولوں اور تاتاریوں کے حملوں سے بچاؤ کے لئے یہ دیوار تعمیر کی گئی۔ چنگیز خان، ہلاکو خان، قبلائی خان اور امیر تیمور کی طرح دوسرے طاقتور تاتاری، منگولوں سے چینیوں کو خطرات لاحق رہتے تھے۔ اسی لئے دیوار، چین کے شمال میں تعمیر کی گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور حقیقت بھی ہے۔ وہ یہ کہ دیوار چین، شاہراہ ریشم کے ساتھ تعمیر ہے۔ اس زمانے میں چین بہت زیادہ ترقی یافتہ تھا اور اقتصادی، صنعتی اور تجارتی طور پر پوری دنیا میں سب سے آگے تھا۔ چین کی دو بنیادی ایجادات نے اسے دنیا میں بلند مقام عطا کیا۔ یہ ایجادات ریشم اور کاغذ ہیں۔

دیوار گریہ۔ فلسطین

دنیا کی دوسری مشہور دیوار، دیوار گریہ کہلاتی ہے، جو مسلمانوں کے قبلہ اول مقبوضہ بیت المقدس کے ساتھ واقع ہے۔ اسے 19 قبل مسیح میں ہیروڈ اعظم نے تعمیر کیا تھا۔ یہ لمبائی اور چوڑائی کے اعتبار سے وسیع وعریض نہیں، لیکن یہودیوں کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ یہودی اس دیوار کے ساتھ سر ٹکرا روتے ہیں۔ یہ مقام یعنی مقبوضہ بیت المقدس یا یروشلم 1967ء تک اُردن کے پاس تھا اور یہ اصولی طور پر بھی اردن کا حصہ ہے۔ 1967ء کی جنگ کے دوران اسرائیلی یہودیوں نے اس پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس وقت دنیا میں یہودیوں کی کل آبادی دو کروڑ سے کچھ زیادہ ہے، جبکہ 50 سے 60 لاکھ یہودی اسرائیل میں آباد ہیں۔ مقبوضہ بیت المقدس یا یروشلم مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں تینوں کے لئے یکساں مقدس ہے، لیکن دیوار گریہ پر صرف یہودی آتے ہیں۔

دیوار برلن

تیسری مشہور دیوار، جرمنی کی دیوار برلن تھی۔ 1989-90ء میں یہ دیوار دونوں اطراف کے جرمنز نے مسمار کردی، جسے سرد جنگ کے خاتمے کی علامت قرار دیا گیا۔ 1961ء میں جب سرد جنگ عروج پر تھی، تو مشرقی جرمنی سے لوگ فرار ہوکر مغربی جرمنی آجاتے اور سیاسی پناہ حاصل کرلیتے۔ اس سلسلے کو روکنے کے لئے 1961ء میں مشرقی جرمنی کی کمیونسٹ حکومت نے برلن شہر کے درمیان دیوار برلن تعمیر کی تھی، جو اب صرف تاریخ کے صفحات میں رہ گئی ہے۔

ٹرائے شہر کی دیوار

چوتھی مشہور دیوار، ٹرائے شہر کی دیوار کہلاتی ہے، جو ٹرائے شہر کے کھنڈر بننے کے باوجود اب بھی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ ٹرائے شہر چار ہزار برس سے زیادہ قدیم ہے اور یہ دیوار 1300 سال قبل مسیح میں تعمیر کی گئی تھی۔ اسی شہر کی نسبت ہی سے "ہیلن آف ٹرائے" کی داستان مشہور ہے۔

ہاڈریان دیوار

دنیا کی پانچویں مشہور دیوار، برطانیہ کی ہاڈریان دیوار ہے۔ واضح رہے کہ برطانیہ گزشتہ ایک ہزار برس سے آزاد اور خود مختار ملک ہے اور 1945ء تک اس کے مقبوضات میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، لیکن اس سے قبل اس ملک پر روم اور فرانس کا قبضہ تھا۔ جب رومیوں نے برطانیہ پر قبضہ کیا تو اسکاٹ لینڈ کے قبائلیوں کی جانب سے ان پر حملے ہوتے رہے۔ ان حملوں سے بچاؤ کے لئے رومیوں نے 117 کلومیٹر طویل دیوار تعمیر کی، جو اب بھی یورپ کی سب سے لمبی دیوار ہے۔

دی وال آف سٹون

چھٹی دیوار کروشیا میں ہے، اسے "دی وال آف سٹون" کہا جاتا ہے۔ یہ یورپ کی دوسری طویل ترین دیوار ہے اور اس کی لمبائی ساڑھے پانچ کلومیٹر ہے۔ یہ پندرہویں صدی عیسوی میں تعمیر کی گئی۔ یہ دیوار بھی شہر کے دفاع کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ ڈبرونیک شہر کے دفاع کے لئے اس دیوار پر 40 مینار اور پانچ چھوٹے قلعے تعمیر کئے گئے۔

عراق کی دیوار

دنیا کی ساتویں مشہور دیوار، عراق میں واقع ہے۔ جو 575 سال قبل مسیح میں میسوپوٹیمیا کی تہذیب کے زمانے میں بابل شہر کے دفاع کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ یہ دیوار، اس کا دروازہ اور معلق باغات، عجائبات میں شمار ہوتے ہیں۔ بغداد سے 85 کلومیٹر دور یہ دیوار آج بھی موجود ہے، جو اس عہد کی عظمت کی یادگار ہے۔ یہ دنیا کا وہ مقام ہے، جہاں سب سے پہلے ریاست نے سماجی معاہدے کی بنیاد رکھی۔ اس علاقے نے تاریخ میں بہت تباہیاں دیکھیں اور آج گزشتہ 24 برسوں سے ایک بار پھر یہ دیوار بدترین جنگ کو دیکھ رہی ہے، جس میں اب تک لاکھوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

زمبابوے کی عظیم دیوار

دنیا کی آٹھویں مشہور دیوار زمبابوے کی عظیم دیوار کہلاتی ہے۔ یہ مضبوط اور بلند فصیل شہر کے طور پر اب بھی موجود ہے اور یہ تقریباً تین ہزار برس قبل تعمیر کی گئی تھی۔

ساکسے ہوامان کسکو

دنیا کی نویں مشہور دیوار ساکسے ہوامان کسکو، پیرو میں واقع ہے۔ یہ دیواروں پر مشتمل ایک کمپلیکس ہے، جو سطح سمندر سے 3701 میٹر بلند ہے۔ یہ کمپلیکس ہزاروں برس قبل دیوہیکل پتھروں سے تعمیر کی گئی۔ یونیسکو نے کسکو شہر کے اس حصے کو 1983ء میں عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کیا۔

ویت نام ویٹرنیز میموریل وال

امریکا کی ویت نام ویٹرنیز میموریل وال کو دنیا کی دسویں مشہور دیوار کہا جاتا ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں یہ دیوار تعمیر کی گئی ہے۔ امریکا نے یہ دیوار ویت نام میں جنگ کے دوران ہلاک اور لاپتہ ہونے والے ہزاروں امریکی فوجیوں کی یاد میں تعمیر کی اور اس دیوار کے ساتھ ایک خوبصورت پارک بھی واقع ہے۔

(سنڈے میگزین جنگ 17 راگست 2014ء)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 19 ستمبر

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 ستمبر 2014ء

6:35 am	وقف نو اجتماع 26 فروری 2011ء
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس 4 نومبر 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا خطاب برموقع پیس کانفرنس 2011ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2014ء
11:20 pm	پیس کانفرنس 2011ء

بقیہ از صفحہ 1

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ منانے کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔

☆ پہلے عشرہ میں جو کمی رہ گئی تھی اب اسے پورا کرلیا جائے۔

(نظارت تعلیم)

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، بوتیک کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

Rabia Multilingua Academy
"Learning a new foreign language opens the doors to the world"
English | German | French | Chinese
Spanish | Dutch | Japanese
Contact: 03459790155 047-6214355
5/24 Rajeki Road, Darul Rehmat Sharqi, Rabwah

Skylite
Skylite Institute of Information Technology
Admission Open
Skylite Institute offers variety of computer courses with quality professional environment under qualified teachers for bright future of students.
skyliteinstitute.com
+9247-6211002 siit@skylite.com
Computer Basic | Microsoft Office | Graphics Designing | Video Editing | Web Development | Online Marketing
2nd Floor 4/14, Gol Bazar, Chenab Nagar (Rabwah), District Chiniot. Pakistan